اطالیہ کی خبر رساں ایجنسی "انسا" کا بیان ہے کہ ــــ مغربی جرمنی کی حکومت یوروپین آرمی کے بری، فضائی اور بحری شعبوں کے لئے علی الترتیب دو لاکھ، چالیس ہزار اور دس ہزار سپاہی اور افسروں کو بھرتی کرنا چاہتی ہے۔ ان کے علاوہ ایک لاکھ افراد کو محفوظ فوج کے لئے بھی تربیت دی جائے گی ــــ مختصر یہ کہ "یوروپین آرمی" میں جرمنی کو ہر اعتبار سے خصوصی اہمیت اور ممتاز حیثیت حاصل ہوگی۔

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ جرمنی کی جارحانہ فوجی قوت کی بدولت موجودہ صدی کے نصف اوّل میں دنیا کو دو عالمگیر لڑائیوں کے دور سے گذرنا پڑا ہے اور اسی لئے دوسری عالم گیر جنگ کی آخری ایام میں جرمنی کے مستقبل کے متعلق جو فیصلہ کیا گیا تھا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ ــــ اسے اس کی جارحانہ فوجی قوت کے احیا کا موقع نہیں دیا جائے گا ــــ لیکن کیا یہ بات ممکن ہے کہ سابق نازی جنرلوں کی زیر ہدایت لاکھوں جرمنوں کی فوجی تربیت اور اسلحہ بندی نیز جرمنی میں بے شمار اسلحہ کی تیاری کے باوجود اس ملک میں جارحانہ فوجی قوت کے احیا کو مسدود کیا جا سکتا ہے؟ اور اگر کچھ دیر کے لئے اس بات کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے کہ اینگلو امریکن گروہ نیک نیتی کے ساتھ جرمنی کی فوجی تیاریوں کو دفاعی حدود ہی تک محدود رکھنا چاہتا ہے تو دنیا کے امن خواہ عوام کو اس بات کی طرف سے کس طرح مطمئن کیا جا سکتا ہے کہ فوجی قوت و طاقت کے احیا کے بعد جرمنی اس گروہ کے خلاف علم بغاوت برپا نہیں کر دے گا؟ اس کے علاوہ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب کرۂ ارض کے ہر گوشہ میں فوجی، اقتصادی اور سیاسی گروہ بندیاں کی جا رہی ہیں اور تخفیف اسلحہ و افواج کی بجائے ان میں اضافہ کی ہر ممکن سعی و جد و جہد جاری ہے تو گیا ادارہ اقوام متحدہ کی موجودگی بے معنی ہو کر نہیں رہ جاتی اور اگر یہ سب کچھ ادارہ اقوام متحدہ کے مقصد اور نصب العین کی تکمیل کے لئے کیا جا رہا ہے تو پھر اس میں بین الاقوامی تعاون اور اشتراک عمل کیوں مفقود ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد "نئی دنیا" کے برسر حکومت سرمایہ دار تاجروں نے "منرو ڈاکٹرین" کو پس پشت ڈال کر توسیع اقتدار کو اپنا نصب العین بنایا ہے اور چونکہ جنگ کی